السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مختلف مکاتب فکر کے ملاحظے اور مطالعہ اور ایک عرصہ تک ذہنی طور پر گو مگو کی حالت کے بعد اس تیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام کی اصل روح کو صرف "مسلک اہل حدیث" ہی سمجھتا ہے اب میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ ان شاء اللہ اسی مسلک کی روشنی میں اپنی گناہ گار زندگی کے لیے استفسار کروں گا اور دین حق پر چلنے کے لیے سماجی و مذہبی راہنمائی حاصل کروں گا اس سلسلہ میں آپ میری راہنمائی فرمائیں۔ مثلاً:

مختلف مسائل خصوصاً وضو نماز نماز جنازہ روزہ وغیرہ کے متعلق کتابوں کی نشاندہی فرمائیں۔ (1)

اہل بدعت کے ہاں جو خرافات موجود ہیں اور ان کے جواز واثبات کے لیے جو تاویلات کرتے ہیں۔ ان کے رد کے لیے کونسی کتابیں پڑھنی چاہئیں مثلاً: ختم فاتحہ نیاز چہلم قل وغیرہ۔ (2)

قبور پر جانے کے متعلق جو احکامات شرعی ہیں وہ کیا ہیں کیا کبھی والدین کی قبور پر جانا چاہیے کہ نہیں اگر جانا چاہیے تو کیا کرنا چاہیے؟ عام قبرستان سے گزرتے ہوئے کیا کرنا چاہیے؟ (3)

میرے علم کے مطابق عورتوں کا قبور پر جانا منع ہے اہل بدعت یہ تاویل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے خاوند اور اپنے والد کے روضہ مبارک پر جاتی تھیں۔ اس مسئلہ کے متعلق ارشاد فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ طہارت ووضوء نماز جنازہ اور روزہ وغیرہ کے موضوعات پر علماء کی بے شمار تصانیف موجود ہیں چند ایک کے نام ملاحظہ فرمائیں: تعلیم الصلوٰۃ'' محدث روپڑی۔ ''پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری دعائیں'' مولانا 1 عطاء اللہ بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ ''احکام جنائز'' مولانا محمد عبدہ حفظہ اللہ ''احکام الجنائز'' مولانا مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ ''حقیقۃ الصیام'' شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔ ''جنازہ کے احکام ومسائل'' مولانا فضل الرحمن صاحب۔ ''دستور المتقی'' اور ''منتقی الاخبار'' مترجم وغیرہ وغیرہ۔

۔ بدعات کے رد میں بہت ساری کتابیں بازار میں دستیاب ہیں۔ اردو بازار لاہور میں اہل توحید کی دو کانوں پر رجوع فرمائیں۔ مثلاً 2

سجانی اکیڈمی فاروقی کتب خانہ مکتبہ قدوسیہ اسلامی اکیڈمی اور مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ وغیرہ وغیرہ۔ اس بارے میں رد بدعات محدث روپڑی کی مشہور ومعروف تالیف ہے۔ اور جملہ تصانیف مولانا محمد صادق سیالکوٹی خرید کر اپنی لائبریری کی ضرور زینت بنائیں، بے حد مفید ہیں، تنہا شخص اپنی ذات میں مستقل ادارہ تھا۔ جس کی کاوش کو رب العزت نے شرف قبولیت سے نوازا ہے۔ جزاہ اللہ عنا خیرا الجزاء

۔ قبروں کی زیارت کرنا مشروع ہے اس سے آخرت یاد آتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ بعض روایات میں موجود ہے کہ میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ مگر اب زیارت کرو۔ کیونکہ اس سے 3 موت یاد آتی ہے۔ اور باعث عبرت بھی ہے۔

شریعت میں مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کا چونکہ عمومی اذن موجود ہے اس میں والدین بھی شامل ہیں۔ لہذا ان کی قبروں پر جا کر بھی دعا رحمت واستغفار ہونی چاہیے۔ بشرط یہ کہ وہ اہل توحید ہوں ورنہ نہیں۔ نیز راجح مسلک کے مطابق عورتوں کو بھی زیارت قبور کی اجازت ہے۔ بشرط یہ کہ وہاں جزع وفزع کا اظہار نہ کریں (اور زیادہ نہ جائیں) چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

:۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 1

«اتقی اللہ واصبری» (1) (بخاری ومسلم)

''اللہ سے ڈرا اور صبر کر۔''

(وجہ استدلال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عورت کو قبر پر بیٹھنے سے نہ روکنا جواز کی دلیل ہے۔ (بخاری ومسلم

:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی جب میں قبرستان جاؤں تو کیا دعا پڑھوں؟ فرمایا پڑھ 2

«السلام وعلیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون» (2)

(مسلم ونسائی)

۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد قبرستان کی طرف ہوئی، میں نے دریافت کیا : کہاں سے آئی ہو؟ کہا : میں اپنے بھائی ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر سے 3 آئی ہوں، کہا : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں فرمایا؟ کہا : پہلے کیا تھا، بعد میں اجازت دے دی تھی۔ (3) حاکم نے روایت ھذا پر سکوت کیا ہے۔ اور ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے اور حافظ عراقی نے از س کی سند کو جید کہا ہے۔ (تخریج احیاء علوم الدین 4/521)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور والد گرامی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے گھر ہی میں مدفون ہیں جو ہر وقت کا مشاہدہ تھا آمدورفت کا کوئی مسئلہ نہیں۔ مسئلہ ہذا پر ''الاعتصام'' میں تفصیلی گفتگو پہلے بھی شائع ہو چکی ہے۔

(۔ صحیح البخاری کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور(12839 صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فی الصبر علی المصیبۃ(12140

(۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور(2۹۷۵

(۔ الحاکم (١/٣٧٦)(١٣٩٢) المشکاۃ(3١٧١٨

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص745

محدث فتویٰ